Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Fabricated Ḥadīths in the Contemporary Era: A Research-Based and Critical Analysis

عصر حاضر میں موضوع احادیث: تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Authors Details

1. Muhammad Nawaz *(Corresponding Author)*
Doctorate Candidate, Department of Islamic Studies (Qurʾān & Tafsīr), Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan. **nawazrajput1@gmail.com**

2. Hafiz Tayyab Shakeel
Doctorate Candidate, Department of Islamic Studies (Qurʾān & Tafsīr), Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan.

Citation

Muhammad Nawaz and Ḥāfiẓ Ṭayyab Shakeel. "Fabricated Ḥadīths in the Contemporary Era: A Research-Based and Critical Analysis."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.2, April–June (2025): 568−581.

Submission Timeline

Received: Mar 13, 2025
Revised: Mar 26, 2025
Accepted: April 17, 2025
Published Online: May 08, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Fabricated Ḥadīths in the Contemporary Era: A Research-Based and Critical Analysis

عصر حاضر میں موضوع احادیث: تحقیقی و تنقیدی جائزہ

☆ محمد نواز ☆ حافظ طیب شکیل

Abstract

Every religion has foundational sources that guide its followers in matters of belief, worship, and daily conduct. In Islam, the two primary sources are the Qur'ān and the Ḥadīths of the Prophet Muhammad (peace be upon him). While the Qur'ān is the central text, the Ḥadīths serve as a necessary complement for understanding the Qur'ānic teachings in detail. Recognizing the importance of preserving this second source, Allah enabled a distinguished group of scholars—Muḥaddithīn—to safeguard it from distortions through rigorous scholarship. They classified Ḥadīths into three main categories: Ṣaḥīḥ (authentic), Ḥasan (sound), and Ḍaʿīf (weak). Among the weak narrations, the most harmful and misleading is the Mawḍūʿ (fabricated) Ḥadīth. These fabrications presented a serious threat to the authenticity of Islamic teachings and created significant challenges for scholars, who made extensive efforts to detect and reject them using strict criteria. In the present age, the spread of such fabricated narrations has become widespread, especially through unqualified speakers and unchecked social media platforms, often misleading the masses. This study aims to explore this issue through a research-based and critical approach, examining the definition, origin, causes, religious ruling, and modern-day factors contributing to the circulation of fabricated Ḥadīths. It also highlights the responsibility of scholars and educated individuals in combating this menace. Structured in six chapters, the research concludes with key findings and practical recommendations to prevent the spread of inauthentic narrations in contemporary Islamic discourse.

Keywords: Fabricated Ḥadīths, Muḥaddithīn, Contemporary Challenges, Social Media, Islamic Scholarship.

تعارف موضوع

ہر دین و مذہب کا کوئی نا کوئی مصدر ہوا کرتا ہے، جس کا پیروکار اپنے تمام تر امور و معاملات میں اس مصدر کی اتباع کرتا ہے، اسی طرح دین اسلام کے بھی دو بنیادی مصادر ہیں: قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ۔ دوسرے مصدر یعنی احادیث بھی قرآن کریم کی طرح بڑی اہمیت کی حامل ہے، ان احادیث کے بغیر قرآن کریم کا پورے طور سے سمجھنا بہت مشکل ہے، اسی وجہ سے اللہ کریم نے جس طرح پہلے مصدر قرآن کریم کو تحریف سے اپنے حفظ و امان میں رکھا، دوسرے مصدر احادیث کو بھی محدثین کی مخلصانہ خدمت کی صورت میں محفوظ رکھنے کا اہتمام فرمایا ہے، اور اس کی حفاظت کے لئے باصلاحیت محدثین پیدا کئے، جنہوں نے احادیث مبارکہ کو کذابین کے ناپاک عزائم سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر ممکنہ

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ (قرآن و تفسیر)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ (قرآن و تفسیر)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

کوشش کی، حدیث کو قبول کرنے اور نہ کرنے کے تعلق سے اصول و قوانین مرتب کیے۔ پھر ان اصول کے پیش نظر احادیث کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا: حدیث صحیح، حدیث حسن، حدیث ضعیف۔ پہلی دو قسمیں: حدیث صحیح و حدیث حسن متفقہ طور پر مقبول قرار پائیں، رہی آخری قسم حدیث ضعیف تو وہ علمائے حدیث کے مردود قرار پائی ہے۔ ضعیف حدیث کی ایک قبیح ترین صورت یا قسم موضوع حدیث ہے جس نے علمائے محدثین کے لئے بہت سے چیلینجز پیدا کیے جن کو محدثین نے اللہ کے عطا کردہ علم سے بخوبی نمٹا اور اس حوالے سے بیش بہا کام کرکے ان موضوع احادیث کی چھان پھٹک کرکے ان کو الگ کرنے کیلئے جانفشانی سے محنت کی۔ گزشتہ کئی عرصے سے یہ فتنہ بھرپور طریقے سے سر اٹھا رہا ہے جس میں جہلا واعظین اور مبلغین بغیر تحقیق کے ایسی احادیث مجمعے میں بیان کرتے ہیں اور اسی طرح سوشل میڈیا اور اس طرح کے کئی پلیٹ فارم پر یہ فتنہ اپنی پوری قوت سے سر اٹھا چکا ہے۔ اس مقالے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ موضوع احادیث کے اس فتنے کو عام اور خاص تمام لوگوں کے سامنے لایا جائے اور لوگوں کو اس فتنے کے حوالے سے آگاہ کیا جائے۔ اس مقالے کو چھے ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں موضوع حدیث کی تعریف، تاریخ، اسباب، اس کا حکم اور عصر حاضر میں اس کے پھیلنے کیے ذرائع اور وجوہات پیش کی گئی اور آخر میں مقالے سے حاصل ہونے والے نتائج اور اپنی سفارشات پیش کیں ہیں۔

حدیثِ موضوع کی تعریف

لغت کے لحاظ سے یہ لفظ "موضوع" وَضَعَ ، یضَعُ، وضع الشيئ سے ماخوذ ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے اسے گرا دیا، مٹا دیا، ساقط کیا۔[1] یعنی کسی کی حیثیت گرانا درجہ گھٹانا۔ **وضعه الشخ ودناءة النسب**: سخت کنجوس اور نسبی گراوٹ نے اسے بے حیثیت کر دیا۔ **وضع فلان القصة** مطلب اپنی طرف سے کسی شخص نے کوئی قصہ گھڑا۔ روایت کے موضوع کہنے کی بھی وجہ یہی ہے کہ رتبہ اور مقام کے اعتبار سے یہ انتہائی نیچے اور گری ہوئی ہوتی ہے۔

علم حدیث کی اصطلاح میں موضوع سے مراد وہ خود ساختہ ، بنایا اور گھڑا ہوا جھوٹ، جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔ **الموضوع هو المصنوع**[2] عمر بن علی نے خبر موضوع کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: **الموضوع هو المختلق المصنوع و شرّ الضعيف**[3] من گھڑت، خود ساختہ رایات کا نام موضوع ہے اور یہ ضعیف کی بدترین شکل ہے۔

حدیثِ موضوع تاریخ کے تناظر میں

وقت گزرنے کیساتھ ساتھ جب عہد نبویؐ سے لوگوں کی دوری ہوتی چلی گئی تو فتنہ و فساد اور ہوس زور پکڑتے گئے ابھی ایک صدی بھی نہ گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی روایتیں منسوب کی جانے لگیں اگر پہلی صدی ہجری میں ہی اس کا سدباب نہ کیا جاتا تو اسلام کا سارا ایوان سربسجود ہو کر رہ جاتا گویا شروع ہونے کے ساتھ ہی اسلام کی تاریخ ہمیشہ کے لئے اس وقت ختم ہو جاتی۔ حضرت عثمانؓ کے دور کے آخری سالوں میں غلط، بے سروپا اور بے بنیاد حدیثوں کا سیلاب مسلمانوں میں بہا دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے متعلق اپنی ذاتی

---

[1] Az-Zabīdī, Muḥammad ibn Muḥammad ibn ʻAbd ar-Razzāq. *Tāj al-ʻArūs min Jawāhir al-Qāmūs*. Edited by ʻAbd as-Salām Aḥmad et al. n.p.: Dār al-Hidāya, n.d., s.v. "waḍaʻa"; Waḥīd az-Zamān Qāsimī. *Al-Qāmūs al-Waḥīd.* Lahore and Karachi: Idāra Islāmiyāt, 1422 AH/2001, s.v. "waḍaʻa".

[2] 4. Ash-Shahrazūrī, ʻUthmān ibn ʻAbd ar-Raḥmān. *Muqaddima Ibn aṣ-Ṣalāḥ*. Damascus: Maktabat al-Farābī, 1405 AH/1984, 58.

[3] Ibn Mulaqqin, ʻUmar ibn ʻAlī. *Al-Muqniʻ fī ʻUlūm al-Ḥadīth*. Saudi Arabia: Dār Fawāz lin-Nashr, n.d., 1: 232.

معلومات کی اشاعت سے اس طوفان کا مقابلہ مناسب خیال فرمایا۔ آپ لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کرتے تھے": حدثوا النّاس بما یعرفون ودعوا ما ینکرون"[4]"اپنی باتوں کو لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو جنہیں جانتے پہچانتے ہو اور جنہیں نہیں پہچانتے ہو انہیں چھوڑ دو"۔ ان خود ساختہ احادیث دو تین نہیں تھی بلکہ ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں بے بنیاد حدیثیں نبی کریم ﷺ سے منسوب کی جانے لگیں اور بڑی مضحکہ خیز قسم کی چیزیں مشہور کر دی گئیں اس کی ایک مثال عبد الکریم بن ابی العوجا کی ہے۔ یہ شخص خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں گرفتار ہوا۔ یہ شخص جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر لوگوں کو بیان کرتا۔ عدالت سے اسے سزائے موت ہوئی اس نے خود اعتراف کیا کہ اس نے چار ہزار حدیثیں گھڑ کر لوگوں میں پھیلا دی ہیں۔[5]

محدثین کرام ان احادیث کو روایت اور درایت کی چھلنی میں چھان کر نکال دیتے ہیں کہ کیا چیز صحیح ہے اور کیا چیز غلط ہے ایسے ماہر فن محدثین موجود تھے جو کھوٹے اور کھرے کو الگ الگ کر دیتے۔ اس صورت حال کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی سے ہو چکا تھا چنانچہ اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت منقول ہے کہ "

قال رسول اللهﷺ سیکون فی آخر امتی أناس یحدثونکم ما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم و ایاهم[6]"

آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہو گا، پس تم ان سے بچ کر رہنا"۔

کسی بھی چیز کو محفوظ رکھنے کے جتنے طریقے ہو سکتے ہیں اور انسانی ذہن و دماغ میں آسکتے ہیں وہ سارے کے سارے سنت کو اور ارشادات رسول اللہ ﷺ کو محفوظ رکھنے کے لئے محدثین کرام نے اختیار کئے اور ان سب ممکن طریقوں سے محفوظ ہو کر علم حدیث مرتب و منقح ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔ ذخیرہ احادیث سے جعلی اور من گھڑت روایات کی نشاندہی، ان کی جانچ پڑتال ایک دشوار، کٹھن اور دقت طلب کام تھا جو محدثین کرام کی شبانہ روز محنت، خدمت اور والہانہ عقیدت سے ممکن ہوا۔ جن محدثین کرام نے پوری زندگی علم حدیث میں گزاری اور سالہا سال شب و روز حدیث کا مطالعہ کیا انہیں اس والہانہ عقیدت سے ایک بصیرت اور ملکہ پیدا ہو گیا تھا جس سے وہ یہ اندازہ کر لیتے کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہیں ہو سکتی۔ ان کو حدیث کی صحت و سقم کا اندازہ اس جوہری کی طرح ہو جاتا جو ایک پتھر کو دیکھ کر اس کے ہیرا اور زخرف ریزہ ہونے کا اندازہ کر لیتا ہے۔

صحیح اور ضعیف روایت کے بارے میں علقمہؒ نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے:

"إن من الحديث حديثا ضوء كضوء النهار، تعرفه وانّ من الحديث حديثا له ظلمة كظلمة الليل تنكره[7]"

---

[4] Adh-Dhahabī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1419 AH/1998, 1: 15.

[5] Ghāzī, Maḥmūd Aḥmad. *Muḥāḍarāt Ḥadīth*. Lahore: Al-Faysal Nāshirān wa Tājarān Kutub, Ghazni Street, Urdu Bazaar, 1431 AH/2010,

[6] Muslim, Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Beirut: Dār Iḥyā’ at-Turāth al-‘Arabī, n.d., Kitāb fī aḍ-Ḍu‘afā’ wa al-Kadhdhābīn wa man Yurghab ‘an Ḥadīthihim, ḥadīth 6.

[7] As-Suyūṭī, ‘Abd ar-Raḥmān ibn Abī Bakr, Jalāl ad-Dīn. *Tadrīb ar-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb an-Nawawī.* Edited by ‘Abd al-Wahhāb ‘Abd al-Laṭīf. Riyadh: Maktabat ar-Riyāḍ al-Ḥadītha, n.d., 1: 129.

"حدیثوں میں سے بعض حدیثیں ایسی ہیں کہ ان کی روشنی دن کی روشنی کے مانند پہچانی جاتی ہیں اور ان ہی حدیثوں میں بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں کہ جن کی تاریکی رات کی تاریکی جیسی ہے جس سے تم مانوس نہ ہو گے"۔

موضوع احادیث کے اسباب

نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب حدیث وضع کرنے کی بے حساب وجوہات تھیں جن میں ایک مسلک پرستی بھی تھی اپنے مسلک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے حدیثیں گڑھی گئیں اور کچھ بدعتی گروہ بھی حدیثیں گڑھنے میں پیش پیش تھے کچھ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے بھی حدیثیں گڑھتے تھے جیسا کہ آج کل لوگ ضعیف اور من گھڑت احادیث لکھ کر اس پر حوالہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا دیتے ہیں تاکہ خوب شہرت حاصل ہو۔

قوم حملهم على الوضع قصد الاغراب و الاعجاب و هو كثير فى القصاص و الوعاظ اللذين لا نصيب لهم من العلم و لا حظ لهم من الفهم .... فان كثيرا من الزهاد كانوا جاهلين غير مميزين بين ما يحل لهم و ما يحرم عليهم . فكانوا يظنون ان وضع الاحاديث ترغيبا و ترهيبا لا باس به بل هو واجب للاجر ؛ الا ترى الى عباد زماننا ممن لم يمارس العلوم و لم يوفق لخدمة ارباب الفهم كيف انهمكوا فى ارتكاب البدعات ظنا منهم ان ارتكابها من الحسنات .[8]

یعنی جھوٹی روایات کو نبی کریم ﷺ کے نام سے منسوب کرنے والوں میں ایک گروہ ان واعظوں کا بھی ہے، جن کو نہ علم ہے اور نہ فکر و فہم۔ ان کا مقصد عجیب و غریب باتیں عوام میں پھیلانا ہے اور اسی مقصد کے تحت وہ احادیث گڑھتے ہیں .... اسی طرح بہت سارے جاہل صوفیہ اور زاہدانِ خشک جنھیں حلال و حرام کی تمیز نہیں ہے، وہ گمان کرتے ہیں کہ ترغیب و ترہیب (بشارت وعید) سے متعلق احادیث گڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ یہ باعثِ اجر اور کارِ ثواب ہے ۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آج کل کے بے عمل زہاد و عباد جنھوں نے نہ اکتسابِ علوم کیا ہے اور نہ اربابِ علم و فہم کی صحبت اٹھائی ہے، وہ طرح طرح کی بدعات و خرافات میں ملوث ہیں اور انہیں داخلِ حسنات گردانتے ہیں۔

اللہ کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے

احادیث گھڑنے والا اپنی دانست میں لوگوں کو بھلائی اور نیک کام کی ترغیب دینے کا حریص ہوتا ہے۔ یا انہیں منکرات سے روکنا چاہتا ہے۔ اور کچھ باتیں بنا کر احادیث کی صورت میں بیان کرتا ہے۔ ایسے لوگ بالعموم "بظاہر "زاہد اور صوفی ہوتے ہیں۔ اور یہ سب سے بدترین احادیث گھڑنے والے شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ لوگ ان کے ظاہری زہد و تقوی کے باعث ان کی باتوں کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔، مثلاً" میسرہ بن عبد ربہ "امام ابن حبان "کتاب الضعفاء "میں ابن مہدی سے روایت کرتے ہیں۔ کے میں نے میسرہ سے پوچھا، آپ یہ حدیثیں کہاں سے لاتے ہیں کہ اگر کوئی فلاں فلاں چیز پڑھے تو اس کے لیے یہ اجر و ثواب ہے وغیرہ، تو اس نے جواب دیا کہ یہ باتیں میری اپنی "خود ساختہ "ہوتی ہیں۔ میں اس طرح لوگوں کو خیر اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہوں۔[9]

---

[8] Al-Lakhnawī, ʻAbd al-Ḥayy. *Al-Āthār al-Marfūʻa fī al-Aḥādīth al-Mawḍūʻa.* Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, n.d., 18.

[9] As-Suyūṭī, *Tadrīb ar-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb an-Nawawī*, 1: 281.

بعض ایسے افراد بھی تھے جو ذاتی طور پر بہت نیک تھے۔ انہوں نے جب یہ دیکھا کہ مسلم معاشرے میں دنیا پرستی کی وبا پھیلتی جا رہی ہے تو انہوں نے اپنی ناسمجھی اور بے وقوفی میں دنیا پرستی کی مذمت، قرآن مجید کی سورتوں اور نیک اعمال اور اوراد و وظائف کے فضائل میں حدیثیں گھڑ کر بیان کرنا شروع کر دیں تاکہ لوگ نیکیوں کی طرف مائل ہوں۔ انہی جعلی احادیث کی بڑی تعداد آج بھی بعض کم علم مبلغ اپنی تقاریر میں زور و شور سے بیان کرتے ہیں۔ مصر کے مشہور محدث اور محقق علامہ احمد محمد شاکر لکھتے ہیں، "احادیث گھڑنے والوں میں بدترین لوگ اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والے وہ ہیں جنہوں نے خود کو زہد و تصوف سے وابستہ کر رکھا ہے۔ یہ لوگ نیکی کے اجر اور برائیوں کے برے انجام سے متعلق احادیث وضع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے بلکہ اس خود فریبی میں مبتلا ہیں کہ اپنے اس عمل کے ذریعے وہ اللہ سے اجر پائیں گے۔[10]

اپنے مسلک کی برتری ثابت کرنا

مختلف کلامی، سیاسی و مذہبی فرقوں کے ظہور کے بعد مثلاً خوارج، معتزلہ اور شیعہ وغیرہ، ہر گروہ کے لوگوں نے اپنے مذہب کی تائید و تقویت کے لیے احادیث وضع کیں۔ مثلاً یہ روایت کے "علی بنی بشر میں سب سے افضل ہیں اور جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے"۔[11]

دین اسلام پر عیب لگانا

زندیق لوگ جب اسلام میں کسی اور طرح علی الاعلان رخنہ اندازی سے عاجز رہے تو خفیہ طور پر انہوں نے یہ راہ اپنالی اور پھر بہت سی مکروہ اور ناپسندیدہ باتیں احادیث و روایات کی شکل میں لوگوں کے اندر پھیلا دیں، پھر ان ہی کی بنیاد پر اسلام کو بدنام کرنے لگے، مثلاً محمد بن سعید شامی ایک معروف زندیق تھا۔ اس کے ان مکروہ افعال کی بناء پر ہی اسے سولی پر لٹکایا گیا اور (پھر وہ) "المصلوب" کہلایا، اس کی (گھڑی ہوئی) ایک روایت اس طرح ہے۔ جو وہ انسؓ سے مرفوعاً ذکر کرتا تھا، میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں الا یہ کہ اللہ چاہے۔[12]

حکمران کی قربت چاہنا

چند کمزور ایمان درجے کے لوگ حاکم وقت کی خواہشات کی مناسبت سے کچھ روایات گھڑ کے ان کے سامنے بیان کرتے اس سے انہیں خوش کر کے ان کے ہاں اپنا مرتبہ بڑھانے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً "غیاث بن ابراہیم نخعی کوفی "اس کا مشہور واقعہ یہ ہے کہ جو امیر المؤمنین مہدی عباسی کے ہاں پیش آیا، یہ شخص جب خلیفہ کے ہاں گیا تو دیکھا کہ وہ کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ اس نے جاتے ہی اپنی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک خود ساختہ حدیث سنائی جس کا مضمون یوں تھا:

> آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مقابلہ صرف نیزہ بازی، اونٹ دوڑ، گھڑ دوڑ، اور پرندوں (کبوتروں وغیرہ) میں ہی جائز ہے۔ غیاث نے مذکورہ روایت میں جناح (پرندوں) کے الفاظ اپنی طرف سے بڑھا دیئے تھے۔ تاکہ خلیفہ خوش ہو جائے۔ مگر مہدی کو اس خود ساختہ اضافے کا علم ہو گیا تو اس نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دے دیا، اور کہا کہ میں نے ہی اس شخص کو یہ خود ساختہ الفاظ فرمان رسول میں اضافہ کرنے پر ابھارا ہے۔[13]

---

[10] Al-ʻĀbidī, Dr. Saʻīd Aḥsan. *Mawḍūʻ wa Munkar Rawāyāt.* Riyadh: Maktaba Bayt as-Salām, n.d., 50.
[11] Aṭ-Ṭaḥḥān, Dr. Maḥmūd. *Taysīr Muṣṭalaḥ al-Ḥadīth (Urdu).* Lahore: Maktaba Quddūsiyya, n.d., 87.
[12] As-Suyūṭī, *Tadrīb ar-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb an-Nawawī*, 1: 284.
[13] Aṭ-Ṭaḥḥān, *Taysīr Muṣṭalaḥ al-Ḥadīth (Urdu),* 88.

مال کے حصول کے لئے

بعض نام نہاد واعظ اور قصہ گو قسم کے لوگ عوام میں بے سروپا روایات بیان کرتے جن میں عجیب سا تجسس ہوتا اور اس طرح وہ یہ چاہتے کہ لوگ ان محفلوں میں بیٹھیں اور نذرانے پیش کریں، "ابو سعید المدائنی" کا نام اسی صف میں شامل ہے۔[14]

بعض ایسے بھی نامعقول لوگ تھے جنہوں نے محض اپنی پراڈکٹس کی سیل میں اضافے کے لئے ان چیزوں کے بارے میں حدیثیں گھڑنا شروع کر دیں۔ مثال کے طور پر ہریسہ (ایک عرب مٹھائی) بیچنے والا ایک شخص یہ کہہ کر ہریسہ بیچا کرتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ہریسہ بہت پسند تھا۔

شہرت کی طلب کے لئے

بعض لوگ ایسی عجیب وغریب روایات بیان کرتے کے یہ کسی اور کے پاس نہیں ہیں۔ یا وہ سندیں تبدیل کر دیتے تاکہ لوگ ان کی طرف راغب اور مائل ہوں اور انہیں شہرت ملے مثلاً "حماد النصیبی اور ابن ابی دحیہ تھے۔[15]

موضوع احادیث کی پہچان

موضوع احادیث کی پہچان کے حوالے سے بہت سے ائمہ محدثین اور علماء نے قلم اٹھایا ہے اور سب نے اپنے اپنے نظریات قلمبند کیے ہیں اور نظریات کے ساتھ ساتھ باقاعدہ ایسی کتب تصنیف کیں ہیں جن میں ایسی تمام موضوع احادیث کو بیان کر کے ان کو موضوع قرار دے کر رد کیا ہے جس کو لوگ من وعن حدیثِ رسول ﷺ تسلیم کرتے تھے۔ احادیث کی تحقیق اور تخریج میں مہارت رکھنے والے محدثین نے موضوع احادیث اور من گھڑت روایات کی کچھ علامتیں بیان کی ہیں، جن کے سہارے حدیث کی موضوعیت کا حال دریافت کیا جا سکتا ہے اور ان کی روشنی میں کسی کی طرف سے پیش کردہ احادیث کی صحت ووضع کا کچھ حد تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حدیث کا موضوع ہونا کبھی واضعین کے صریح اقرار سے ظاہر ہوتا ہے یا ایسے قول سے جو اقرار کے قائم مقام ہو۔ اسی طرح کبھی راوی کا حال اور حدیث کے الفاظ ومعانی ناشائستگی اس کے موضوع ہونے پر قرینہ ہوتا ہے۔ علاماتِ وضع کبھی سند میں ہوتی ہیں اور کبھی متن میں۔ راوی کذاب یا معروف بالکذب ہو تو اس کی بیان کردہ حدیث باعتبارِ سند موضوع ہوگی۔ جو حدیث صریح قرآنی آیات کے خلاف ہو اور قابلِ تاویل نہ ہو، وہ موضوع ہے۔ مثلاً: یہ حدیث: ولد الحرام سات پشتوں تک جنت میں نہیں جائے گا۔ یہ حدیث، آیت کریمہ: ولا تزر وازرة وزر اخریٰ کے خلاف ہے۔ اسی طرح جو حدیث صریح سنتِ متواترہ مشہورہ کے خلاف ہو یا قرآن وحدیث سے ماخوذ اصول وقواعد کے معارض ہو، وہ بھی موضوع ہے۔ اسی طرح جو حدیث مبالغہ آمیز سزا وجزا پر مشتمل ہو / یا عہدِ رسالت کے معروف تاریخی حقائق یا اجماعِ امت کے خلاف ہو، وہ بھی از قبیلِ موضوعات ہے۔ نیز کسی مشہور واقعہ کو صرف ایک راوی کا روایت کرنا یا حدیث کا راوی کے مسلک وعقیدہ کے مطابق ہونا بھی اس کے موضوع ہونے کی دلیل سمجھی جاتی ہے۔

اسی طرح "موضوعات کبیر" کے نام سے ایک کتاب ملا علی قاریؒ نے تصنیف کی ہے جس میں انھوں نے روایت کے موضوع ہونے کے چند اصول تفصیل سے لکھے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔

جس حدیث میں فضول باتیں ہوں جو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نہیں نکل سکتیں مثلاً یہ کہ "جو شخص لا إله إلا الله" کہتا ہے خدا اس کلمہ سے ایک پرندہ پیدا کرتا ہے جس کی ستر زبانیں ہوتی ہیں، ہر زبان میں ستر ہزار لغت ہوتے ہیں۔ وہ حدیث جو مشاہدہ کے خلاف ہو جیسے

---

[14] Aṭ-Ṭaḥḥān, *Taysīr Muṣṭalaḥ al-Ḥadīth (Urdu),* 88.
[15] As-Suyūṭī, *Tadrīb ar-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb an-Nawawī*, 1: 286.

"بینگن کھانا ہر مرض کی دوا ہے۔ وہ حدیث جو صریح حدیثوں کے خلاف ہو۔ جو حدیث واقع کے خلاف ہو۔ مثلاً یہ کہ "دھوپ میں رکھے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔ وہ حدیث جو انبیاء علیہم السلام کے کلام سے مشابہت نہ رکھتی ہو۔ مثلاً یہ کہ "تین چیزیں نظر کو ترقی دیتی ہیں، سبزہ زار، آب رواں اور خوبصورت چہرہ کا دیکھنا۔ وہ حدیثیں جن میں آئندہ واقعات کی پیشن گوئی بقید تاریخ مذکور ہوتی ہے۔ وہ حدیثیں جو طبیبوں کے کلام سے مشابہ ہیں۔ مثلاً یہ "ہریسہ کے کھانے سے قوت آتی ہے"۔ یا "مسلمان شیریں ہوتا ہے اور شرینی کو پسند کرتا ہے۔ وہ حدیثیں جن کے غلط ہونے کے دلائل موجود ہوں۔ وہ حدیثیں جو صریح قرآن کے خلاف ہوں۔ وہ حدیثیں جو حضر علیہ السلام کے متعلق ہیں۔ جس حدیث کے الفاظ رکیک ہوں۔ وہ حدیثیں جو قرآن کریم کی الگ الگ سورتوں کے فضائل میں وارد ہیں۔[16]

موضوع احادیث کا حکم

نبی کریم ﷺ سے منسوب ہر وہ بات بیان کرنا حرام ہے جو کہ وضاعین کی طرف وضع کی گئی ہو۔ یہ روایات حضور ﷺ پر افتراء اور بہتان ہیں۔ ایک متواتر حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار[17]

جس نے جان بوجھ کر مجھ پر بہتان باندھا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ شرحِ صحیح مسلم میں لکھتے ہیں:

يحرم رواية الحديث الموضوع على من عرف كونه موضوعا او غلب على ظنه وضعه ، فمن روىٰ حديثا علم او ظن وضعه ولم يبين حال رواية وضعه فهو داخل فى هذا الوعيد و مندرج فى جملة الكاذبين على رسول الله صلى الله عليه وسلم .[18]

یعنی جس شخص کو حدیث کے موضوع ہونے کا علم یا ظن غالب ہو اور اس کے باوجود اس کی وضعیت ظاہر کیے بغیر وہ اس کی روایت کرے تو یہ حرام ہے اور اس شخص کا شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والوں میں ہو گا۔

حدیث وضع کرنا گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا ہے اور یہ سخت حرام ہے۔ جب ایک عام انسان پر جھوٹا الزام لگانا اور اس کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا ناجائز ہے تو وہ ذاتِ گرامی جس کا ہر قول و فعل عینِ شریعت اور جس کا کلام وحیِ الٰہی ہے، اس کی طرف کذب کی نسبت کرنا اور جھوٹی حدیث گڑھ کر اس کی طرف منسوب کرنا، کتنا سنگین جرم اور سخت ترین گناہ ہو گا۔ موضوع حدیث کا تعلق خواہ احکام سے ہو یا ترغیب و ترہیب اور مواعظ و رقاق سے، یہ من کل الوجوہ حرام، گناہ کبیرہ اور اقبح القبائح ہے۔ اس کی حرمت و قباحت پر تمام محدثین کا اجماع و اتفاق ہے۔ امام نووی اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں:

لا فرق فى تحريم الكذب عليه صلى الله عليه وسلم بين ما كان فى الاحكام و ما لا حكم فيه كا لترغيب و الترهيب و المواعظ و غير ذالک فكله حرام من اكبر الكبائر و اقبح القبائح باجماع المسلمين الذين يعتد بهم فى الاجماع .[19]

---

[16] Al-Qārī, Mullā ʻAlī. *Mawḍūʻāt.* Delhi: Maṭbaʻa Mujtabāʼī, n.d., 29.

[17] Al-Bukhārī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn ʻAbd Allāh. Al-Jāmiʻ aṣ-Ṣaḥīḥ lil-Bukhārī. Edited by Muḥammad Zuhayr ibn an-Nāṣir. Beirut: Dār Ṭawq an-Najāh, 1422 AH, *Kitāb Ithim man Kadhaba ʻalā an-Nabī Ṣallā Allāhu ʻAlayhi wa Sallam*, 1: 33, ḥadīth 107.

[18] An-Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf. *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim lin-Nawawī.* Cairo: Al-Maṭbaʻa al-Az hariyya, n.d., 1: 71.

عصرِ حاضر موضوع احایث کے چیلنجز

حدیث کی تدوین کے زمانے میں جن شر پسند لوگوں نے باطل اور موضوع روایات کو گھڑا ان کا مقصد ہی یہ تھا کہ لوگوں میں یہ جعلی روایات رواج پاجائیں اور لوگ فتنے کا شکار ہو جائیں۔ پھر چند متساہل محدثین نے ان روایات کو اپنی کتابوں میں محفوظ کیا اور دوام بخشا۔ اگر سو لوگوں نے ان روایات کو باطل قرار دے کر ترک کیا تو دو سو لوگوں نے ان روایات کو محدثین کی کتب میں دیکھ کر اس پر عمل کیا۔ یعنی جس فتنہ وفساد کی غرض سے یہ روایات گھڑی گئی تھیں وہ مقصد تو پورا ہو ہی گیا۔ جب صحیح اور حسن حدیثوں کا خود اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے جو لوگوں کی تعلیم و تذکیر کے لیے بالکل کافی ہے تو پھر انہیں چھوڑ کر کمزور بلکہ بلکل بے سند حدیثوں کا رخ کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت پیش نہیں آنی چاہیئے۔ جب اللہ نے ہمیں ایک بلند اور ارفع چیز یعنی صحیح احادیث اور اس کے علاوہ حسن حدیث دے رکھی ہے تو تو پھر گھٹیا اور بے وزن چیزوں کو کیوں اہمیت دیں۔ دین یعنی زندگی کا مکمل ضابطہ حیات ہو یا پھر اخلاق کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں کہ جس کے لیے صحیح اور حسن احادیث کے ذخیرے میں کافی مواد موجود نہ ہو لیکن تحقیق کی زحمت اٹھائے بغیر بس جو چیز ہاتھ میں آجائے، اسے لے لینے کا رجحان ایسا بڑھ گیا ہے کہ لوگ بے اصل حدیثوں کے نقل کرنے میں کوئی تکلف محسوس نہیں کرتے اور بے تکان ان کے حوالوں پر حوالے دیے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے زمانے میں جہالت اور جاہلیت کا جو دور دورہ ہے اس میں بہت سی ایسی روایات نے قبولِ عام حاصل کر لیا ہے جو قطعی بے بنیاد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح بہتان ہیں۔ موجودہ دور میں یہ فتنہ جہلا خطیب کیساتھ ساتھ عام لوگوں کے درمیان بھی بہت رائج ہو چکا ہے آج کل الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا، سوشل نیٹ ورکنگ مثلاً، فیس بک واٹس ایپ، انسٹا گرام، ٹیلی گرام اور ٹویٹر وغیرہ پر بے سند موضوع روایات بہت دھڑلے سے پھیلائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح صحیح مسلم کے نام پر ایک جعلی روایت بہت پھیلائی جا رہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جھک جانے یعنی (عاجزی اختیار کرنے) سے تمہاری عزت گھٹ جائے تو قیامت کے دن مجھ سے لے لینا۔ (صحیح مسلم حدیث 784) ایک اور من گھڑت حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے:

> جس گھر کے دروازے رشتے داروں کے لیے بند رہیں، اور جس گھر میں رات دیر تک جاگنے اور صبح دیر سے اٹھنے کا رواج ہو جائے تو وہاں رزق کی تنگی اور بے برکتی کو کوئی نہیں روک سکتا. (صحیح مسلم 6574)

سوشل میڈیا پر گردش ہونے والی یہ دونوں حدیثیں بہت زیادہ عام ہیں آپ اگر دیکھنا چاہیں تو اس کے متن کو لکھیں گے تو یہ تصاویر درجنوں پیجز اور کئی سو لوگوں نے دھرلے سے شئیر کی ہے جس میں کچھ بڑے میڈیا چینلز کے پیجز بھی شامل ہیں لیکن یہ دونوں احادیث نہ ہی مسلم میں ہے اور نہ ہی حدیث کی کسی دوسری کتاب میں اور نہ ہی کسی عالم نے اپنی کتاب میں اسکا ذکر کیا ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ نصیحت کی جاتی تھی کہ جب بھی کوئی حدیث بغیر حوالے کے دیکھو تو حوالہ ضرور پوچھیں لیکن اب جب ایسی جعلی روایات اور پوسٹ بنانے والوں نے دیکھا کہ ایسے تو ہمارے پیج یا ہمارے خود کی آئی ڈی پر لائک اور کمنٹ کم آئینگے تو اسکے بعد سے انہوں نے جعلی روایات کو صحیحین کا حوالہ اور مستند کتابوں کا حوالہ بھی دینا شروع کر دیا یہ وہی لوگ ہیں جو شہرت کے بھوکے ہیں۔

کچھ خطیبوں اور واعظوں نے عادت بنالی ہے کہ انتہائی کمزور اور موضوع حدیثوں کے سلسلے میں بھی اس سے کم ان کی زبان سے کوئی بات نکلتی ہی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے، قال رسول اللہ ﷺ، یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ عام طور پر دعوت دین اور تصوف سے وابستہ لوگوں کے یہاں غیر معتبر روایات اس لیے راہ پالیتی ہیں کہ ان کا تمام تر انحصار حدیث کے ان مجموعوں پر ہوتا ہے جن میں حدیثوں کی چھان پھٹک اور ان

---

19 An-Nawawī, *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim lin-Nawawī,* 1: 70.

کی تحقیق و تفتیش کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا ہے۔ ان کا حال تو یہ ہے کہ اکثر و بیشتر ان میں اس کا بھی ذکر نہیں ہوتا کہ حدیث کی تخریج کس محدث نے کی ہے حالانکہ اگر یہ چیز معلوم بھی ہو، جب بھی صرف اتنی سی بات کسی حدیث پر اعتماد کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکتی اس لیے کہ اکثر مولفین حدیث نے اپنی کتابوں میں اس کا اہتمام نہیں کیا ہے کہ وہ صرف صحیح اور حسن حدیثیں ہی بیان کریں گے۔ چنانچہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ وعظ و تذکیر، تصوف اور تفسیر وغیرہ کی کتابوں سے بے تکلف حدیثیں نقل کرتے جاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ کسی حدیث کی صحت اور اس پر اعتماد کرنے کے لیے حدیث کے نام سے کسی کتاب میں صرف اس کے اندراج کو کافی سمجھتے ہیں حالانکہ کسی حدیث کے قابل اعتماد ہونے کے لیے کم سے کم یہ بات ہے کہ حدیث کے مقبول ہونے کا جو کم تر سے کم تر معیار ہے، وہ اس پر پوری اترتی ہو۔

مثلاً آپ ذرا اس روایت کو ملاحظہ کیجئے جو مسجدوں میں آویزاں نظر آتی ہے، مجالس وعظ اور بعض کتابوں میں دیکھنے کو ملتی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی! روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔ (۱)۔ چار ہزار دینار صدقہ کر کے۔ (۲)۔ جنت کی قیمت ادا کر کے۔ (۳)۔ ایک قرآن ختم کر کے۔ (۴)۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کے۔ (۵)۔ ایک حج ادا کر کے۔ اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ تو میرے لئے محال ہے۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھنے سے چار ہزار دینار صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ تین مرتبہ درود پڑھنے سے جنت کی قیمت ادا کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھنے سے ایک قرآن ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ دس مرتبہ استغفار کرنے سے دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کا ثواب ملتا ہے۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھنے سے ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ بعض اہل خیر نے ثواب کی نیت سے اس روایت کو چھپوا کر بڑی تعداد میں مدارس و مساجد اور دیگر مذہبی مقامات پر آویزاں کرایا ہے جب کہ یہ روایت سراسر من گھڑت ہے۔[20]

بعض خطیب اور واعظین کی جانب سے یہ روایت بڑے وثوق کیساتھ پیش کیجاتی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تدفین نبی ﷺ کی اجازت سے ہوئی۔ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تدفین سے پہلے قبر نبوی سے اجازت لی گئی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

> لما حضرت أبابكر الوفاة أقعدني عند رأسهٖ ، وقال لي : يا علي ، إذا أنا مت ؛ فغسلني بالكف الذي غسلت بهٖ رسول الله ﷺ، وحنطوني ، واذهبوا بي إلى البيت الذي فيه رسول الله ﷺ ، فاستأذنوا ، فإن رأيتم الباب قد يفتح ؛ فادخلوا بي ،وإلا فردوني إلى مقابر المسلمين ، حتى يحكم الله بين عبادهٖ، قال: فغسل و كفن ، وكنت أول من يأذن إلى الباب ، ف۔جہمقلت : يا رسول الله، هذا أبوبكر مستأذن ، فرأيت الباب قدتفتح ، وسمعت قائلًا يقول: أدخلوا الحبيب إلى حبيبهٖ ، فإن الحبيب إلى الحبيب مشتاق.[21]

"جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا، تو انہوں نے مجھے اپنے سر کی جانب بٹھایا۔ فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ)! جب میں فوت ہو جاؤں، تو مجھے اس ہتھیلی سے غسل دینا، جس سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا تھا۔ پھر مجھے خوشبو لگا کر اس گھر کی طرف لے جانا، جہاں رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ جا کر اجازت طلب کرنا۔ اگر آپ دیکھیں کہ دروازہ کھل رہا ہے، تو مجھے اندر لے جانا، ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں

[20] Qāsimī, Maulānā Mas'ūd 'Ālam. *Fitna Waḍ' Ḥadīth wa Mawḍū' Aḥādīth kī Pehchān*. Karachi: Ahl-e-Ḥadīth Trust, Markazī Jāmi' Masjid Ahl-e-Ḥadīth, n.d., 10.
[21] Ibn 'Asākir, Abū al-Qāsim 'Alī ibn al-Ḥasan ibn Hibat Allāh. *Tārīkh Dimashq*. Beirut: Dār al-Fikr lit-Tibā'a wa an-Nashr wa at-Tawzī', 1415 AH/1995, 30: 436.

کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انہیں غسل و کفن دیا گیا، سب سے پہلے میں نے دروازے کے پاس جاکر اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، جو آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ اسی دوران میں نے دیکھا کہ دروازہ کھلنا شروع ہو گیا۔ میں نے سنا، کوئی کہہ رہا تھا: دوست کو دوست کے پاس لے چلو، کیونکہ محبوب اپنے حبیب کی چاہت رکھتا ہے۔"

موضوع (من گھڑت): یہ جھوٹی اور باطل روایت ہے، کیونکہ اسے ذکر کرنے کے بعد، حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

هذا منكر، وروايه أبو الطاهر موسى بن محمد بن عطاء المقدسی وعبد الجليل مجهول.

"یہ ایک جھوٹ پر مبنی روایت ہے، اس کے راوی ابوطاہر موسیٰ بن محمد بن عطامقدسی اور عبدالجلیل دونوں مجہول ہیں۔"

حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وفي إسنادهِ أبو الطاهر موسى بن محمد بن عطاء المقدسي كذاب، عن عبد الجليل المري، وهو مجهول.[22]

"اس روایت کی سند میں ابوطاہر موسیٰ بن محمد بن عطامقدسی جھوٹا، عبدالجلیل مجہول سے بیان کرتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

و أبو طاهر، هو موسى بن محمد بن عطاء، كذاب، وعبد الجليل مجهول.[23]

ابو طاہر موسی بن محمد بن عطا جھوٹا، عبد الجلیل مجہول ہے۔ نیز اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں: **خبرٌ باطلٌ**."یہ روایت باطل ہے۔

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے)، یہ قول بطور حدیث لوگوں کے ہاں مشہور ہے جبکہ محدثین نے اسے موضوع (گھڑا ہوا) قرار دیا ہے۔ امام سخاوی نے القاصد الحسنۃ میں کہا ہے: اگرچہ امام غزالی نے اسے احیاء علوم الدین میں بیان کیا ہے، لیکن میں اس پر بطور حدیث توقف نہیں کر سکتا۔ **(السخاوي، مقاصد الحسنة)**

1۔ امام سخاوی کے اس قول کو بنیاد بناتے ہوئے امام ملا علی القاری نے پر اسے بطور موضوع روایت نقل کیا ہے۔[24]

2۔ امام صغانی نے اپنی کتاب الموضوعات، امام ابوالفضل مقدسی نے بھی اپنی کتاب تذکرۃ الموضوعات پر اسے موضوع روایت کے طور پر بیان کیا ہے۔ اکثر ائمہ حدیث نے اسے موضوع قرار دیا ہے، لہٰذا اسے بطور قولِ رسول ﷺ بیان کرنے کی بجائے کسی مشہور قول کہہ کر بیان کیا جائے۔

مفتی منیب الرحمن ایک سوال کے جواب مین لکھتے ہیں۔

سوال: لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ قیامت کے روز ایک قبر سے 70 مردے اٹھیں گے، اس کی دینی حیثیت کیا ہے؟

جواب: یہ صرف لوگوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں، اس بات کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔۔۔۔ ایک قبر سے تعیین کے ساتھ ستر مردے اٹھائے جانے کی روایت ثابت نہیں ہے۔[25]

---

[22] As-Suyūṭī, Imām Jalāl ad-Dīn. *Al-Khaṣā'iṣ al-Kubrā.* Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyya, n.d., 2: 492.
[23] Al-'Asqalānī, Ibn Ḥajar Aḥmad ibn 'Alī ibn Muḥammad ibn Aḥmad. *Lisān al-Mīzān.* Beirut: Mu'assasat al-A'lamī lil-Maṭbū'āt, 1390 AH/1971, 2nd ed., 3: 391.
[24] Al-Qārī, Mullā 'Alī ibn Sulṭān. *Al-Asrār al-Marfū'a fī al-Akhbār al-Mawḍū'a.* Edited by Muḥammad aṣ-Ṣabbāgh. Beirut: Dār al-Amāna / Mu'assasat ar-Risāla, n.d., 82.
[25] Muftī Munīb ar-Raḥmān. *Roznāma Jang*. Karachi, May 4, 2018,

معراج شریف کے حوالے سے مشہور ہے کہ سیدنا محمد ﷺ جب شب معراج آسمان پر پہونچے تو نعلین شریف اتارنا چاہا آواز آئی آپ نعلین شریف پہن کر تشریف لائیں تاکہ آپ کے نعلین کی برکت عرش اعظم کو فضیلت حاصل ہو۔

تحقیق: احمد رضا خان فرماتے ہیں کہ یہ من گھڑت اور بے اصل ہے۔[26]

بہت سے خطباء حضرات بیانات میں یہ واقعہ سناتے ہیں کہ:

"حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ توتلے تھے، "اشھد" نہیں کہہ سکتے تھے تو اذان میں "اسھد" کہتے تھے، ایک بار ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ اذان کہنے سے منع کر دیا اور فرمایا: صبح صادق ہو تو کوئی اور اذان کہے۔ لیکن رات بہت ہی زیادہ طویل ہو گئی، سارے لوگ بالآخر اکتا گئے، سب آکر مسجد میں اکٹھے ہوئے کہ آخر آج رات کیوں رک گئی ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام، اللہ تعالی کی طرف سے حکم لائے کہ جب تک بلال کو اذان کی اجازت نہیں دی جائے گی رات ختم نہیں ہو گی، اجازت دی گئی تو رات ختم ہو گئی" یہ واقعہ کسی بھی معتبر کتاب میں نہیں۔[27]

مشہور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے کاندھے پر بٹھائے جا رہے تھے حضور اکرم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کہ جنتی باپ کے کاندھے پر جہنمی بیٹا ہے۔

تحقیق: یہ من گھڑت اور سفید جھوٹ ہے کیونکہ حضور ﷺ سن 11ھ میں وصال فرما گئے تھے اور یزید 25ھ میں پیدا ہوا یعنی آپ ﷺ کے وصال شریف کے 14 یا 15 سال بعد یزید پیدا ہوا پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

عوام میں یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو گئے ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تمام دانتوں کو شہید کر دیا پھر آپ کو حلوہ بنا کر کھلایا گیا اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے کیلے (ایک مشہور پھل) کو پیدا فرمایا تاکہ آپ کو کھانے میں تکلیف نہ ہو۔

مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ روایت بالکل جھوٹ ہے کہ جب حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سنا کہ غزوہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے ہیں تو انھوں نے اپنا سب دانت توڑ ڈالا اور انھیں کھانے کے لیے کسی نے حلوہ پیش کیا۔[28]

تحقیق: حضور اکرم ﷺ کا کوئی دانت شریف مکمل شہید نہ ہوا تھا یعنی جڑ سے نہ اکھڑا تھا۔ شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سرکار ﷺ کے دانت ٹوٹنے کا ہرگز یہ معنی نہیں کہ جڑ سے اکھڑ گیا ہو گا اور وہاں رخنہ پیدا ہو گیا ہو گا بلکہ ایک ٹکڑا شریف جدا ہوا تھا[29]

وہ کونسا افضل کام ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے مگر حضور ﷺ نے کبھی نہیں کیا؟ پھر جواب دیا جاتا ہے کہ وہ اذان ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہ دیا۔

---

[26] Khān, Aḥmad Razā. *Al-Malfūẓ Kāmil wa Aḥkām Sharīʻat*. Lahore: Razavī Kitāb Ghar, Part 2, 9; Fatāwā Shārḥ Bukhārī, Part 1, 306.

[27] Adh-Dhahabī, Imām Shams ad-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar Aʻlām an-Nubalāʼ*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, n.d., 3: 212.

[28] Amjadī, Muftī Sharīf al-Ḥaqq. *Fatāwā Shārḥ Bukhārī*. Ghausī, Mau District: Dāʼirat al-Barakāt, n.d., 2: 114.

[29] Dehlawī, ʻAbd al-Ḥaqq. *Ashʻat al-Lamaʻāt Sharḥ Mishkāt*. Kitāb al-Fitan, Bāb al-Mabʻath wa Badāʼ al-Waḥy, al-Faṣl ath-Thālith, 4: 515.

تحقیق: آپ ﷺ نے سفر میں اذان دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر میں ایک دفعہ اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یوں کہے اشھد انّی رسول اللہ (میں گواہی دیتاہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں) اور ابنِ حجر نے اس کی صحت کی طرف اشارہ کیاہے اور یہ نص مفسر ہے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں اور اس سے امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو اور تقویت ملتی ہے۔[30]

الصّلوٰةُمِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ. ’’بھی حدیث نہیں ہے۔

یہ بھی حدیث نہیں ہے۔" جہنم میں ایک عورت اپنے ساتھ چار لوگوں کو جہنم میں لے کر جائے گی: اپنے باپ کو، اپنے بھائی کو، اپنے شوہر کو اور اپنے بیٹے کو۔‘‘

یہ بھی حدیث نہیں ہے: كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِياً فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِكَي أُعْرَفُ، اللہ جل جلالہ نے کہا کہ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ میں جاناجاؤں تو میں نے خلقت کو خلق کیا تاکہ جاناجاؤں۔

یہ بھی حدیث نہیں ہے يَا عَبْدِي أَنْتَ تُرِيدُ وَأَنَا أُرِيدُ فَإِنْ سَلَّمْت لِي مَا أُرِيدُ أَرَحْت نَفْسَك وَقَضَيْت لَك مَا تُرِيدُ وَإِنْ نَازَعْتنِي فِيمَا أُرِيدُ أَتْعَبْت نَفْسَك وَلَا يَكُونُ إلَّا مَا أُرِيدُ

اے میرے بندے! ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے، اگر تو میری چاہت پر اپنی چاہت کو قربان کردے تو میں تیری چاہت میں تیری کفایت کروں گا اور ہو گا وہی جو میں چاہوں گا۔ اور اگر تو میری چاہت پر اپنی چاہت کو قربان نہ کرے ‘تو میں تم کو تیری چاہت میں تھکا دونگا اور ہو گا وہی جو میں چاہوں گا۔

خلاصہ کلام

ان تمام مباحث کا خلاصہ کلام ہے کہ ضعیف حدیث کی اقسام میں سے سب سے بری اور قبیح قسم "موضوع" ہے۔ بعض اہل علم نے تو اسے ایک مستقل قسم قرار دیاہے۔ اور اسے ضعیف حدیث کی اقسام میں شمار ہی نہیں کیا۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ جان بوجھ کر موضوع روایات کو اس کی حقیقت اور حکم سذ کرکیے بغیر بیان کرنا حرام ہے۔ کیونکہ ایک متواتر حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان موجود ہے: نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپناٹھکانا جہنم میں بنالے۔ پس یہ جو خطیبوں اور واعظوں نے عادت بنالی ہے کہ انتہائی کمزور اور موضوع حدیثوں کے سلسلے میں بھی اس سے کم ان کی زبان سے کوئی بات نکلتی ہی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایاہے، قال رسول اللہ ﷺ، یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور اسے بلا تاخیر ترک کیاجاناچاہیے۔ عام طور پر دعوت دین اور تصوف سے وابستہ لوگوں کے یہاں غیر معتبر روایات اس لیے راہ پالیتی ہیں کہ ان کا تمام تر انحصار حدیث کے ان مجموعوں پر ہوتا ہے جن میں حدیثوں کی چھان پھٹک اور ان کی تحقیق وتفتیش کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں مسلمانوں میں کتنی ہی ایسے غیر معتبر اقوال حدیث کے نام سے مشہور ہیں جو حقیقت میں موضوع ہیں، ان کی کوئی اصل نہیں۔ اس طرح کی بعض موضوع حدیثیں اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں کی زبانوں پر آجاتی ہیں اور انہیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ باتیں جو حدیث کے نام سے بیان کررہے ہیں وہ فی الواقع حدیثِ رسول نہیں۔ موضوع احادیث کو پھیلانے اور اس کو مجمع میں نبی کریم ﷺ سے منسوب کرکے بیان کرنا ایک سنگین جرم ہے اس کے حوالے سے حاکم وقت کو علماء کرام کیساتھ بیٹھ کر مؤثر قانون سازی کرنی چاہئے اور اس حوالے سے ایسی سزا مقرر کرنی چاہئے کہ موضوع احادیث کے فتنے کا مکمل سد باب ہوسکے۔ تاکہ خطیب حضرات حدیث کو بیان کرنے سے پہلے اس کی تحقیق کے پابند ہوجائیں اور ایسی احادیث بیان کرنے سے ڈریں جن پر ان کے خلاف کوئی قانونی کاروائی کی جاسکے۔ اسی طرح جیسے انٹرنیٹ، الیکٹرانک، پرنٹ

[30] Khān, Aḥmad Razā. *Fatāwā Razawiyya*. Lahore: Raza Foundation, n.d., 5: 375.

میڈیا اور سوشل میڈیا پر جیسے قومی سلامتی کے کسی معاملے کے خلاف یا حساس اداروں کے خلاف لکھنے پر قانونی کاروائی ہوتی ہے بالکل اسی طرح من گھڑت احادیث پھیلانے والوں کے خلاف بھی کاروائی ہونی چاہئے کیونکہ یہ معاملہ تو اول مذکور معاملات سے بھی زیادہ حساس ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-ʻAsqalānī, Ibn Ḥajar Aḥmad ibn ʻAlī ibn Muḥammad. *Lisān al-Mīzān*. Beirut: Mu'assasat al-Aʻlamī lil-Maṭbūʻāt, 1390 AH/1971.
* Al-Lakhnawī, ʻAbd al-Ḥayy. *Al-Āthār al-Marfūʻa fī al-Aḥādīth al-Mawḍūʻa*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, n.d.
* Al-Qārī, Mullā ʻAlī ibn Sulṭān. *Al-Asrār al-Marfūʻa fī al-Akhbār al-Mawḍūʻa*. Edited by Muḥammad aṣ-Ṣabbāgh. Beirut: Dār al-Amāna / Mu'assasat ar-Risāla, n.d.
* Al-Qārī, Mullā ʻAlī. *Mawḍūʻāt*. Delhi: Maṭbaʻa Mujtabā'ī, n.d.
* Aṭ-Ṭaḥḥān, Maḥmūd. *Taysīr Muṣṭalaḥ al-Ḥadīth (Urdu)*. Lahore: Maktaba Quddūsiyya, n.d.
* Al-ʻĀbidī, Saʻīd Aḥsan. *Mawḍūʻ wa Munkar Rawāyāt*. Riyadh: Maktaba Bayt as-Salām, n.d.
* Amjadī, Muftī Sharīf al-Ḥaqq. *Fatāwā Shārḥ Bukhārī*. Ghausī, Mau District: Dā'irat al-Barakāt, n.d.
* Ash-Shahrazūrī, ʻUthmān ibn ʻAbd ar-Raḥmān. *Muqaddima Ibn aṣ-Ṣalāḥ*. Damascus: Maktabat al-Farābī, 1405 AH/1984.
* Az-Zabīdī, Muḥammad ibn Muḥammad ibn ʻAbd ar-Razzāq. *Tāj al-ʻArūs min Jawāhir al-Qāmūs*. Edited by ʻAbd as-Salām Aḥmad et al. n.p.: Dār al-Hidāya, n.d.
* Dehlawī, ʻAbd al-Ḥaqq. *Ashʻat al-Lamaʻāt Sharḥ Mishkāt*. n.p.: n.p., n.d.
* Ghāzī, Maḥmūd Aḥmad. *Muḥāḍarāt Ḥadīth*. Lahore: Al-Faysal Nāshirān wa Tājarān Kutub, Ghazni Street, Urdu Bazaar, 1431 AH/2010.
* Ibn Mulaqqin, ʻUmar ibn ʻAlī. *Al-Muqniʻ fī ʻUlūm al-Ḥadīth*. Saudi Arabia: Dār Fawāz lin-Nashr, n.d.
* Khān, Aḥmad Razā. *Al-Malfūẓ Kāmil wa Aḥkām Sharīʻat*. Lahore: Razavī Kitāb Ghar, n.d.
* Khān, Aḥmad Razā. *Fatāwā Razawiyya*. Lahore: Raza Foundation, n.d.
* Qāsimī, Masʻūd ʻĀlam. *Fitna Waḍʻ Ḥadīth wa Mawḍūʻ Aḥādīth kī Pehchān*. Karachi: Ahl-e-Ḥadīth Trust, Markazī Jāmiʻ Masjid Ahl-e-Ḥadīth, n.d.
* Waḥīd az-Zamān Qāsimī. *Al-Qāmūs al-Waḥīd*. Lahore and Karachi: Idāra Islāmiyāt, 1422 AH/2001.